نفاذ اسلام کے حوالہ سے ان دونوں کی پالیسی میں کوئی فرق نہیں ہے اور دینی جماعتوں اور علماء کو ایک حد سے زیادہ انتخابی نشستیں دینے کا بھی ان دونوں میں سے کوئی روادار نہیں ہے۔

ان حالات میں جمعیت علماء اسلام' جمعیت علماء پاکستان' جماعت اسلامی اور جمعیت اہلحدیث کے تمام دھڑوں اور دیگر مذہبی گروپوں سے ہماری دردمندانہ گزارش ہے کہ وہ سابقہ ناکام تجربہ کو ایک بار پھر دہرانے کی بجائے دونوں بڑے سیاسی دھڑوں سے قطعی بے نیاز ہو کر اپنا الگ سیاسی محاذ قائم کریں اور متحد ہو کر قوم کو ایک متوازن اور نظریاتی قیادت فراہم کریں کیونکہ دینی سیاست کے ساتھ ساتھ ملک و قوم کے بہتر مستقبل کے لیے بھی اب اس کے سوا کوئی راستہ باقی نہیں رہا۔

بلا تبصرہ

ملاؤں سے نجات حاصل کرنے کا صحیح طریقہ

"تحریک استقلال کے مستقل مزاج سربراہ ایئر مارشل اصغر خان ایک روشن خیال مسلمان ہیں اور وہ علماء کو اسلام کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ خیال کرتے ہیں گزشتہ روز پشاور میں ایک استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے دعاء کی کہ اللہ کرے ہمیں ملاؤں سے چھٹکارا مل جائے۔

ہم ایئر مارشل اصغر خان کی دعاء پر آمین کہنا چاہتے ہیں لیکن ہم ان سے یہ ضرور پوچھیں گے کہ انہوں نے علماء کا متبادل تلاش کرنے کی بھی کوشش کی ہے یا نہیں ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہمارا روشن خیال طبقہ نہ تو خود آگے بڑھتا ہے نہ ملاؤں کو آگے کھڑا ہونے دیتا ہے ایئر مارشل اصغر خان اگر تحریک استقلال کے جلسوں میں خود نماز کی امامت کرانا شروع کردیں اور لاہور میں یہی فریضہ خورشید محمود قصوری کے سپرد کر دیں اسی طرح عورتوں کی امامت بیگم مہناز رفیع کے سپرد کر دیں تو وہ ملاؤں سے نجات پا سکتے ہیں لیکن مصیبت یہ ہے کہ ہمارا روشن خیال طبقہ اپنے بیٹوں کو ڈاکٹر انجینئر اور سی۔ ایس۔ پی افسر بناتا ہے اور انہیں مسجد کے قریب بھی نہیں پھٹکنے دیتا اور ساتھ ہی ملاؤں میں بھی کیڑے نکالتا رہتا ہے تو اس طرح ملائیت سے کیسے نجات حاصل ہو گی ایئر مارشل صاحب کو چاہئے کہ وہ عمر اصغر خان کو دینی تعلیم دلائیں اور تحریک استقلال کے دوسرے اکابرین کو بھی یہی تلقین کریں کہ وہ اپنے روشن خیال بچوں کو دین کی طرف لائیں صرف اسی طریقے سے ملاؤں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے ورنہ محض دعائیں کرنے سے ملائیت ختم نہیں ہو گی کیونکہ ملا حضرات خود بھی دعائیں کرتے رہتے ہیں"۔

(کالم سرراہے نوائے وقت لاہور ۶- اپریل ۹۳ء)